URDU STACKS

غ ۳۹ م ۳۰۰

۱۹۱۶ء ۲۰۱

عہد نادر شاہ محمد عمر قادری

Date	No.	Date	No.

U 201

Title – MAJMUA QADRI

Creator – Shah, Ghulam Qadir.

Publisher – Rifa Aam (Lahore).

Date – 1914

Pages – 58.

Subjects – Tasawwuf.

M.A.LIBRARY, A.M.U.
U201

ھو الاول والآخر والظاہر والباطن

مجموعہ کتب متبرکہ تصنیف جناب غلام قادر شاہ صاحب بٹالوی قدس اللہ سرہ

رمز العشق

[illegible]

مجموعہ قادری

۱۹۱۴ء

حرفی ماہیہ

مناقب شریف

حسب خواہش ارادتمندان طریقہ قادریہ عالیہ فاضلیہ

رفاہ عام سٹیم پریس لاہور میں

باہتمام مولوی عبدالحق صاحب مینیجر کے چھپا

URDU STACKS
112
URDU STACKS
CHECKED
Date

یا غوث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہی وہی نا دوجا کو
احد محمدؐ ایک پہچانوں
حمد کہو اور بہت درود
اول آخر باطن ظاہر
انا من نورہ سنو بیان
سمجھ لیو اور بوجھو بات
سبحہ بدہائی اوسے مسلم
صلے اللہ علیہ و آلہ

ہر گھٹ ہو یا محمدؐ ہو
ایک ہی دیکھو ایک ہی جانوں
فہو الحامد و المحمود ۔
ناہیں اوس سوں کوئی باہر
والکل نوری دھرو دھیان
ایک ہی ذات ہے ایک ہی ذات
صلے اللہ علیہ وسلم
ومن اشتیاق بنور جمالہ

بسمّا شیخی عبد القادر	نعم المولی نعم الناصر

فصل فی بیان الحقیقۃ اجمالاً

فاضل شاہ کا ہے کر نام	سنو حقیقت کہے غلام
دل سوں سنوں حقیقت سارکے	ایک حقیقت سبھ موں سارے
آپ سنئے اور آپ سناوے	کیا کہئے کچھ کہا نہ جاوے
وہی سمیع بصیر علیم	ناہیں اوسکا کوئی سہیم
کان ولم یکن معہ شیئاً	وہو الآن کما کان کہیا
غیر کہاں ہے دیکھ پیارے	آپ ہی آپ ہے ہر ہر جا رے

فصل فی بیان مراتب الوجوب ولہا الاحدیت

جے تو چاہیں تو ریقین	جان مراتب حق کے تین
اول کوں احدیت جان	جس کا ناہیں نام و نشان

اسم وصفت کا نانہہ مقام ہے بیرنگ نرا لکھے نام
نانہہ ظہور و خفا کا طور سلب وثبوت کا ناہیں تہور
مطلق ہے اطلاق سوں پاک ہو لا یدرک بالادراک
غیب الغیب ہے غیب الغیب ناہیں اسموں شک اور ریب
وہم وخیال کی ناہیں جا بوجھا جانا کیوں کر جا
لیس ہنالک انت ولا ہو احدٌ صمدٌ لیسَ سواہُ

فصل فی بیان الوحدة والتعین الاول

وو جا وحدت جان پیارے پرگھٹ ہوئے حقائق سارے
مجمل مبہم نانہہ مفصل اسکوں کہیں تعیّن اول
علم وجود اور نور شہود اس برزخ موں کیا نمود
یعنے آپ کو آپ پہچانا روشن ہو کر دیکھا جانا
اوّل ہو کر ہویا آخر باطن ہو کر ہویا ظاہر

سبھ اسما و صفات کمال ظاہر ہوئے علی الاجمال
اس برزخ کبری کا جان نام حقیقت احمدؐ جان
اصل الاصل محمدؐ جان سبھ کچھ اس سوں ہویا عیان
جے ناں ہوتا نور وجود اس آئینہ موں مشہود
کوئی نقش نہ ہوتا ظاہر وہو المرئی وہو الناظر
ھی احدی جمعی الشان فہو الآن کما ہو کان
ازلی ابدی نور قدیم فہو الاحمد لا بالمیم

فصل فی بیان الواحدیۃ والتعین الثانی

ینجا بوجھ تعین ثانی اس حضرت موں میر بیجانی
ظاہر ہوئے مظہر سارے بہنے مفصل مجمل پیارے
سبھ اسما و صفات الٰہی پرگھٹ ہوئے تمام کماہی
یوہیں سبھ اسماء کیانی یکثر ظہور ہوئے نورانی

کثرت علمی ہوئی تمام
بالا اسما و بالا احکام

واجب ممکن سوں ممتاز
فقر و غنا اور ناز و نیاز

ہر ہر اسم وجوبی تابئیں
مظہر کوئی خاص پہچانیں

اقدس فیض نے کیا جوش
بوجھ حقیقت ہو خاموش

اثر موثر خوب پہچان
حضرت اسما اور اعیان

ہر ہر شان موں ظہور نیارا
آن دوئی نے کیا پسارا

کیا کہتا ہوں ہیں بورا نا
دوئی کہاں ہے سمجھ نادانا

اسم و صفت کے معنے جان
تا ہووے یہ رمز عیاں -

اسم و مسمی جانو ایک
سمجھ لیئو اور بوجھو نیک

عین کہاں ہے آنکھاں کھولو
ایک ہی دیکھو ایک ہی بولو

صورت علمی ہے معدوم
عالم بیناں نہیں معلوم

ظاہر علم موں کیا نمود
عین موں ناہیں اسکوں بود

ایک وجود ہی ایک وجود
منہ الفیض و منہ الجود -

وہو الواحد حقاً حقاً — تمت کلمتہ ربک صدقاً

فصل فی بیان اتحاد الحقیقۃ وتعدد مراتب الظہور

کتنے کون یہ درجے تین — ایک حقیقت جان یقین
ہر درجے کا حکم پہچان — تا ہوویں توں ذوالعرفان
ہر درجے کا نام جدا ہے — ہر درجے کا کام جدا ہے
ہر ہر نام کے معنے اور — ہر معنے کا اور ہے طور
کہیں ہے اللہ کہیں رحمان — کہیں سلام کہیں سبحان
کہیں علیم سمیع بصیر — کہیں مرید کلیم قدیر
کہیں ہے ہادی کہیں غفار — کہیں مذل کہیں قہار
کہیں احد ہے کہیں ہے احمدؐ — کہیں ہے واحد کہیں محمدؐ
کہیں ہے شاہد کہیں مشہود — کہیں ہے حامد کہیں محمود
کہیں ہے عابد کہیں معبود — کہیں ہے ساجد کہیں مسجود

هر ہر نام کا جا نو شان   حفظ مراتب لازم جان
یہ جو تینوں ہوئے بیان   خاص وجوب قدم کی جان
ہے معبودی ان سوں خاص   کرو عبادت با اخلاص

فصل فی بیان مراتب الحدوث اولها الروح

اور مراتب خلقی تین   بوجھ لیئو اور کرو یقین
اول حضرت روح پہچان   پاک لطیف منزہ جان
ناں اس شکل نہ مادہ صورت   یعنے جو اسباب کدورت
ناہی روشن ناں تاریک   ناں وہ دور نہیں نزدیک
نامحدود نہیں متناہی   ناں معلوم بکنہ کما ہی

فصل فی الایماالی الروح الروح

اوّل سرّ خدا کا ظاہر   ناہیں اس سوں کوئی باہر

سبھ اسرار کا ہے وہ مخزن
سبھ انوار کا ہے وہ معدن

جامع مطلق نا نہہ مقید
یعنے ہے وہ نور محمدؐ

قلم الاعلےٰ اُمّ کتاب
اِس حضرت کا جان خطاب

نور ہی اول ما خلق اللّٰہ
منہ بداء ما شا اللّٰہ

سبھ ارواح خواص و عوام
پرگٹ اس سوں ہوئی تمام

کیا کروبی کیا جبروتی
کیا ملکوتی کیا ناسوتی

سبھ کچھ اس سوں ہوا عیاں
فی الاعیان و فی الاکوان

علم موں ہے اعیان کا عین
عین موں ہی اکوان کا عین

وہی وہی ہے سبھ موں ظاہر
فھو الاول و ھو الآخر

فصل فی بیان عالم المثال و انواعہ

دوجا عالم بوجھ مثال
اس برزخ کا نام خیال

سبھ ارواح و صفات معانی
صورت پکڑ ہوئے نورانی

لیکن با اشکال لطیفہ — نا نہہ مکدر نا نہہ کثیفہ
لاتنبعض لاتتجزے — لاکسراً لاقطعاً قطعا
ناں ٹوٹیں ناں توڑی جاویں — نا نہہ مریں ناں مارے جاویں
نا نہہ صحیح نہیں بیمار — نا ہیں سوویں نا بیدار
ناں کھانے پینے کا ہول — نا ہیں غالبط نا ہیں بول
یعنے جو نقصان کا طور — نا ہیں اُسکا ایہاں ٹھور
سبھ ہے یہ اجسام نورانی — نا نہہ زبانی نا نہہ مکانی
ظاہر حس سوں نا ہیں مدرک — نا ہیں اسموں ریب نہ شک
کر سینہ زنگار سوں صاف — تا توں دیکھیں سبھ اصناف
یہ برزخ دو قسم پہچان — مطلق اور مقید جان
جو ہے بیچ خیال انسانی — اِسکوں جان مقید جانی
اس سوں باہر مطلق جان — ہر ہر آن موں ہر ہر شان
اور دو نوع عروج نزولے — سبھ لیو مت کرو فضولے

ہر ہر کے احکام جدا ہیں	نام صفات مقام جدا ہیں
ہر موجود کوں اس برزخ موں	لا تحصی اشکال پچھانوں

فصل فی الاشارۃ الی لطیفۃ المثال الجامع

اصل اس کا ہے قلب محمدؐ	ناں ہے مطلق ناں نہ مقید
وہی وہی ہے دیکھ پچھانا	ناں کوا ور نہو بوزا نا
وہی وہی ہے صورت معنے	وہی وہی ہے اسم مسمیٰ
وہو الاصل لکل مثال	لیس لہ فی الکون مثال

فصل فی عالم الاجسام واقسامہ

تیجا حضرت جسم یقین	وہو العرش الی الارضین
سبھ افلاک کواکب سارے	چار عناصر بوجھ پیارے
ساتو ہیں طبقات زمین	اور مرکب جانو تین

اول کا ہے کافی نام
دوجا بوجھ نباتی عام

تیجا دیکھ لیئو حیوان
ہر ہر کے انواع پچھان

اینہاں سبھ اشکال نورانی
پھر لباس ہوئے ظلمانی

یعنے سبھ اسرار نہانی
ہوئے ہیں محسوس عیانی

فصل فی الرمز الی لطیفۃ الجسم المطلق

اصل اسکا ہے جسم محمدؐ
صلے اللہ علیہ و مجد

جامع مطلق نور النور
پر گھٹ ہویا ہو مستور

ہر عالم موں ہے موجود
ہر مشہد موں ہے مشہود

فہو الباطن وہو المضمر
وہو الظاہر فہو المظہر

فصل فی بیان المرتبۃ الاخیرۃ الجامعۃ للمراتب کلہا

ہیچے سبھ کے میری جان
سر خدا کا ہے انسان

صورت حق کی ہیر مخلوق — ہم ہی عاشق ہم معشوق

سبھی کمال بوجھ کمال — بالتفصیل و بالاجمال

اس مظہر موں ظاہر خاص — خاص الخاص ہی خاص الخاص

یعنے سبھ اسماء الٰہی — ہر گہٹ اس موں ہوئے کمائی

سبھئے اسماء وصفات کیانی — اسموں ہوئے سبھ رخشانی

مظہر کامل نسخہ جامع — سر عمائی ہویا لامع

ظاہر اس کا عبد پچھان — باطن اس کا حق کر جان

لا انا الا ہو فرمایا — لا ہو الا انا سنایا

عالم جسم مسولی جان — روح مصفی ہے انسان

لولا آدم لمحی الرسم — لولا الروح لبطل الجسم

آخر سبھ کے بیچ نزول — اول سبھ کے ہویا رسول

سبھ اکوان کوں ہے کالعین — بل لہم الانسان العین

عرش و فرش ہیں اسکے تابع — کل الکل ہے سب کا جامع

ہے وہ کل سبھی اجزا
جب وہ جاوے سبہ کچھ جا

ہر عالم کا وہی مدار
دنیا عقبے کا سنگار

سانچ خلیفہ حق کا جان
حق کر جانو حق کر مان

ستر خدا کا سر خدا
کیا کہئے کچھ کہا نہ جا

انا عرب بے عین کہایا
انا احمد بے میم سنایا

کینے سننے سوں ہے باہر
اول آخر باطن ظاہر

کیا کہتا ہوں میں بیہوش
سنکر جانی ہو خاموش

فصل فی بیان المراد والمنع الزندقة والالحاد

سات مراتب بوجہ پیارے
ہر ہر کے ہیں حکم نیارے

ست گر سوں توں کر تحقیق
ناں ہو ملحد ناں زندیق

فرق اور جمع موں فرق پچھان
پھر دونو کوں ایک ہی جان

بوجھہ لیو تنزیہ کوں خوب
ناں ہو ملحد ناں محجوب

بھی تشبیہ کو جانوں نیک — پھر دونوں کو جانوں ایک
ظاہر موں ہے وحدت کثرت — باطن موں ہے کثرت وحدت
قادم وجوب کے سبھ اسماء — جانوں فاعل فی الاشیاء
ازلی ابدی ہیں درکار — نانہہ معطل نانہہ بیکار
اس مشہد موں ہے مسجود — فہو القاصد و المقصود
یوہیں سبھ اسماء کیانی — حادث جانو اور نقصانی
اس مظہر موں راکع ساجد — فہو الطالب و ہو العابد
بندے کا ہے طاعت کام — واعبد ربک سنو کلام
کرو عبادت دن اور رات — شرک اور شک سوں ہووے نجات
کرو عبادت شرع آئین — حاصل ہووے نور یقین
جبسکوں ناہیں شرع گواہ — جانوں اسکو تم گمراہ
حق نے کہیا نور مبین — شرع کوں بیچ کتاب مبین
جبسکوں حاصل ناں یہ نور — طبع و ہوا کا ہے مغرور

ناں ہو اُسکوں قربِ وصال	شرع بناہے قرب محال

فصل فی بیان رمز خفی لاتعرفہ الاولے صفے

رمز خفی اور سرِّ نہاں	کہتا ہوں میں سنتوں جان
اپنے آپ کوں خوب پچان	جے چاہیں حق کا عرفان
عرف النفس کوں بیشک دائم	عرف اللہ جزا ہے لازم
یعنے ممکن ہے نابود	ناں مشہود نہیں موجود
ظاہر علم موں ہے معلوم	حضرت عین موں ہے معدوم
نا ہنہ زمان مکان سوں کام	نا ہنہ نشان نہیں کچھ نام
نا ہنہ اسکوں ذات و صفات	ناں کچھ کام نہیں کچھ بات
لیس لہٗ فی الکون مجال	لافی الماضی لافی الحال
صورت خیالی ہیں اعیان	حق ہے ظاہر فی الاکوان
ایک ہی ذات تمام صفات	اسکوں ثابت بے اثبات

ایک ہے ذات تمام اسما — اسکوں ثابت ہر ہر جا -
ایک ہے ذات سبھ اسکے نام — کہیں ہی خواجہ کہیں غلام
نا ہیں تجھ کوں ذات و صفات — کون ہیں کیا ہیں کہہ رے بات
عربی کیا کہتے ہیں خوش — ثبت عرشک ثم النقش
پھر اعیاں کی سنتوں بات — اِن ھی الا کا المرات -
کیا کہئے اعیاں کی خوبی — سبھ اسماء و صفات وجوبی
روشن ہوئے اِن موں صاف — با الآثار و بالاوصاف
یوں ہیں حق آئینہ جان — للاعیان بلا نقصان -
آپ ہی صورت آپ آئینا — اپنے آپ کوں آپ ہی بینا
انی انا اللہ بیچ قران — انی عبدہ لیئو مان -
حق ہے بیچ محمدؐ ظاہر — ہو یا محمدؐ حق موں باہر
نا ہے بنا محمدؐ کوئی - — ہر ہر جا موں اوہی اوہی
ہر جا اُس کا نام نیارا — وہی وہی ہے پیو پیارا

کہیں ہے آدم کہیں ہے حوا — کہیں ہے شیث کہیں ہے موسیٰ
کہیں ہے یوسف کہیں یعقوب — کہیں شعیب کہیں ایوب
کہیں داؤد کہیں ذکریا — کہیں ہے یحییٰ کہیں ہے عیسیٰ
کہیں عبداللہ کہیں محمد — کہیں اسداللہ نور موید
کہیں حسن ہے کہیں حسین — کہیں بتول نبی کا نین
کہیں سید محی الدین - — سر حقیقت نور یقین -
سبھی مظاہر اس سوں روشن — آپ ہی ظاہر آپ موں روشن
احمد احمد ہے ہر جا — کیا کہئے کچھ کہا نہ جا
ہے یہ سر خفی مکتوم — محرم بناں نہ ہو معلوم
ناہیں محرم کوئی بن پیر — پیر ہی پیر ہے پیر ہی پیر -

فی مدح الشیخ الاجل رضی اللہ عنہ

پیر ہمارا شاہ جیلانی — جس کا ناہیں کوئی ثانی -

سِرّ نبی کا نور علی کا　　واقف راز خفی وجلی کا
امر اوس کا ہے امر اللہ　　اسم اسکا ہے اسم اللہ
ذات صفات کا ناہے بیان　　فھو الجامع کل الشان
جدا ایچی کا ہے وہ نائب　　عقل اور فکر سوں ہے وہ غائب
دین نبی کا ان سوں روشن　　قدم اِن کا ہے سب کی گردن
سب ولیوں کا ہے سردار　　غوث الاعظم قطب مدار
فردٌ لیس کمثلہ احدٌ　　بحرٌ لیس لفضلہ امدٌ
رضی اللہ تعالے عنہ　　الحقنا بالرحمت معہ

فی مدح المرشد المولے شیخی و ابی قدس سرہ

دین دنی کا پشت پناہ　　والی میرا فاضل شاہ
قطب حقیقت شمس یقین　　نائب سید محی الدین
عارف کامل دل آگاہ　　نور محمد ستر اللہ

اول آخر ظاہر باطن
ناہیں اُس بن کوئی میرا
نا نہہ کسو سوں مجھکوں کام

ہاتھہ ہمارے اُسکا دامن
اُسکا ہوں میں اُسکا چیرا
وہی ہے مولے وہی غلام

فی الخاتمہ

اپنے شہ کا لے کر نام
رمز العشق کوں جسنے جانا
حمد کہو اور بہت سلام
یارب صل علیہ وآلہ
الہم بنور جمالہ -

کہیا رمز العشق تمام
بیشک حق کوں دیکھہ پچھانا
اول آخر نیک کلام
واجعلنی فی حبہ وآلہ
شرفنی بالحال وقالہ

تمام شد

یافتاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد و آلہ اجمعین
یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ باید دانست کہ حضرت وجود را کہ
حقیقۃ الحقائق ست سہ مرتبہ است کہ آنرا غیب ہے نامند
اوّل مرتبہ احدیت کہ ذات بحت و ہستی صرف است کہ ادراک
آں محال و غیر ممکن است لا یدرکہ الابصار عبارۃ و اشارۃ را بدان
راہ نیست و عقل و وہم ازاں آگاہ نہ لہذا التفکر در ذات حق ممنوع
و نامشروع ست دویم مرتبہ وحدت کہ مرتبہ اجمال صفاتست
بے امتیاز بعضی از بعضی قابلیۃ محض ست کہ معبر بحقیقۃ
محمدیست و برزخ میان احدیت و واحدیت
سویم مرتبہ واحدیت کہ مرتبہ تفصیل صفاتست بامتیاز

ہمہ صفات از دیگران و اینمرتبہ الوہیت است کہ جامع
جمیع مراتب کمال است از جلال و جمال و ایں سہ
مراتب وجوب و قدم ست و معبودیتہ و مسجودیتہ خاصہ
اینمرتبہ است نقصان و امکان و محدودیتہ و محصوریتہ
را درآنجا مدخلی نیست و ایں سہ مرتبہ را مراتب داخلی
حق مے نامند۔ و سہ مراتب دیگر است کہ وجود مطلق
بصور اعیان کہ حقائق اشیا کونیہ مجردہ و بسیط
و مرکبہ و جسمانیہ عبارت از انست ظاہر شدہ
و بلباس ہر یکے برنگے دیگر ظہور فرمودہ **اوّل**
مرتبہ ارواح است کہ جواہر لطیفہ اند و قابل تصویر
و ترکیب و تبعیض نیستند و اینمرتبہ شامل عقول
و ملائکہ و ارواح ناطقہ و منطبعہ است **دویم** مرتبہ
مثال کہ دریں عالم ارواح بصور لطیفہ ظاہر شدہ اند کہ قابل

تجزی و تبعیض نپذیرند و این را عالم خیال نامند که
شامل است خیال منفصل و خیال متصل را که متخیلہ انسانی
ست سوئم مرتبہ جسم که جواہر کثیفہ عناصر و مرکبات عبارت
از انست و این منقسم است بجسم کانی و نباتی و حیوانی
و انسان آخر مرتبہ ظہور است که جامع جمیع مراتب است
و مظہر ہمہ و بعد ازیں مرتبہ ظہور نیست الشئی اذا کمل
حدہ انقلب ضدہ چنانچہ در مراتب قدم بعد مرتبہ
ذاتست در مراتب حدوث ظہور مرتبہ ذات بعد اوست
پس سالک را باید که این مراتب را نیکو فہمیدہ اعتقاد
نماید باعتبار حقیقۃ جز یکے نیست و غیریۃ محض اعتبار
است و باعتبار ظہور آنحقیقۃ غیریۃ باعتبار تعینات
نفس الامریست و ہم محض نیست پس حفظ مراتب
را از دست ندہد در مراتب حدوث و امکان

عابدیتہ و ساجدیتہ و نقصان و تناہی را ملاحظہ نماید و در
مراتب وجوب معبودیتہ و مسجودیتہ و کمال را لازم شناسد
و داند کہ بندہ ہرچند بکمال حقیقی رسد و متصف بصفات
حقانی گردد خدا نمیشود بدرجہ الوہیتہ و ربوبیتہ نمیرسد۔
اَلْعَبْدُ عَبْدٌ وَاِنْ ترقی و خدا اگرچہ در مرتبہ ظہور آخیر کہ انسانست
ظاہر باشد بندہ نمیشود و بعبودیتہ و نقصان نمیرسد
الرب رب وان تنزل پس مے باید کہ مرتبہ بطون و ظہور
از دست ندہد و ہر چیز را عین او داند و غیریت و دوئی
را آنقدر بردارد کہ توجہ ہم ملتفی شود تا استیلا ہستی
حقانی بمرتبہ ظہور باید کہ از شعور بے شعوری ہم بے
شعور گردد تا الآن کما کان متحقق شود و حفظ احکام شرعی
را لازم و واجب داند تا آنکہ تعین انسانی باقی ست
لازمہ او تکلیف شرعی ست ساقط نمے شود مدار

تکلیف بر عقل ست اگر عقل در مقام سکر از میان
برخیزد معاف و معذور ست ؎ احمد آنا گم نگردی ہوشدار
پس سالک را باید کہ ہر دو ضد را یعنی عینیت و غیریت
را بر مرتبہ خود دارد و در بحر وحدت آنقدر غوطہ زند کہ از
مائی و توئی اثرے نماند عینیت و غیریت ہر دو برخیزد خدائے
و بندگی را جائے نماند ؎ باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ
اوست، بلکہ اوی ہم از میان بردارد الفقر اذا تم فہو اللہ
اینست باید دانست کہ حضرت نبوۃ و رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وسلم اصل ہمہ مراتب ظہور ست انا من نور اللہ
والخلق کلہم من نوری حقیقتہ او کہ وحدت ست مظہر احدیت
است و واحدیت مظہر وحدت و روح مظہر او در عالم
ظہور مظہر احدیت و قلب صافی او مظہر وحدت و جسم
شریف او مظہر واحدیت ست و این سہ مراتب داخلی حضرت

رسالت پناہی ست عالم ارواح مظہر روح مظہر اوست
و عالم مثال مظہر قلب ظاہر او و عالم اجسام مظہر جسم
نفیس اوست پس ملاحظہ و مراقبہ وحدت بواسطہ
مرشد کامل تحقیق نمودہ مشغول باید شد خواہ بسریان ہستی
مطلق در ہمہ اشیا خواہ بظہور حقیقت محمدی در ہمہ مظاہر
انا احمد بلا میم اشارۃ باین ست ؎ ہر جا کہ بنگری ہمہ
نور محمد ست ؏ ہو الاول و الآخر والظاہر والباطن وہو بکل شئی
علیم اللہم وفقنا لما تحب وترضی وارزقنا متابعۃ محمد ن
المصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وبارک وسلم باید دانست
کہ حضرت وجود من حیث ہو ہو از ہمہ نعوت وصفات مبراست
و از ہمہ قیود و اضافات معرا لا یحکم علیہ بصفۃ العدمیۃ وجودیۃ
وجوبیۃ او امکانیۃ و نمیتوان گفت کہ مطلق ست بلکہ از
اطلاق ہم مقدس ست عبارت و اشارۃ را بدو راہ نیست

وفہم وعقل از وآگاہ نہ واتصاف او بصفات بسبب ظہور
اوست در مراتب پس در مراتب وجوب موصوف بصفات
وجوبی ست و در مراتب امکان متصف باعتبارات امکانی
چنانچہ بعضے از اکابر در مبشرہ از جناب سید عرفا فخر الانبیا
سوال نمودہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ما تقول فی
قول ابن العربی انہ قال الوجود فی القدیم قدیمٌ وفی الحادث
حادثٌ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام الامر کما کتب پس
در مرتبہ ذات بحت اطلاق اسم احدیۃ و اثبات صفتہ
تنزہ و تقدس نیز از عجز امکان و ضیق عبارت ست
والا در حقیقت معدود از مراتب نیست و لیودن او در مراتب
از سبب ظہور تعین اول وحدتست کہ برزخ کبری ست
و واسطہ ظہور احدیۃ و منشا واحدیۃ است پس بدان کہ
وحدت ہماں احدیۃ است کہ بعروض ظہور صفات بر سبیل

جملیّه و کلیّه متعین شده و واحدیّة همان وحدت است
که مخلوق صفت تفصیل و امتیاز صفات وجوبیه بعضی از بعضے
که حقائق الٰهیه اند و تمیز و انفراد صفات کونیه بعضی از بعضی
که حقائق کونیه اند متعین گردیده و چون اعیان ثابته که حقائق
اشیائیه مظاهر حقائق الٰهیه اند و ناشی ازاں پس صفات و
جوبیه را فاعل و صفات کونیه را منفعل خوانند و در حقیقت همان
وجود است که بوصف فعل و انفعال ظهور فرموده و دریں حضرت
حضرت امکان که حقائق اشیا است در مرتبه علم تعین یافته
و به تفصیل جمیل هر عینی از عینی ممتاز و منفرد گشته مانند اعیان
روحیه و مثالیه و جسمیه فلکیه و عنصریه و مرکبه الیٰ ما شاء الله
و چون خواست که اظهار آنها در عین خارج و وجود شهادی
فرماید و آں صور علمیه را که بوئے از وجود خارجی بمشام
آنها نرسیده و نخواهد رسید و در علم قدیم آلان کما کان

مبطون و مکمون اند ظاہر و باہر نماید کہ بعقول و خیال وحس
مدرک و متخیل و محسوس شوند خود بالبس صور آن اعیان
در عوالم ارواح و مثال و اجسام تجلی فرمود زیرا کہ
وجود غیر ممتنع و محال است چنانچہ خود فرمودہ کان اللہ
ولم یکن معہ شئ بود اللہ و نبود با او ہیچ موجودے و نیز فرمودہ
الآن کما کان حالا ہم چنانست کہ بود بداں وحدت صرف
پس اگر وجود اشیا غیر حقیقی بودے الآن کما کان چگونہ
درست شود بلکہ در حین ظہور مخلوقات کہ الان ست بداں
وحدت نماند زیرا کہ با او غیر موجود شد پس محقق گردید کہ
با او غیر حقیقی نیست الآن کما کان و ہماں وجود بصورت
ہمہ اشیا جلوہ گر شدہ ؎ کجا غیر کو غیر کو نقش غیر سو اللہ
واللہ ما فی الوجود ہمو نیست کہ بعد ظہور بلباس صفات
روحیہ مسمی ست بروح و پس از تلبس بنعوت مثالیہ موسوم

بمثال شد و بعد از تعین بقیود جسمیہ مشہود بجسم گردید
پس موجود بنسبت مگر ذات واحد و اطلاق وجود بر اعیان
از روئے مجازست چہ ظہور آثار و احکام آنہا در مرآۃ
وجود حق مقتضے اطلاق وجود وہستی عاریتی بر آنہا شدہ
و نظیر ایں آنست کہ شخصے خواست کہ خانہ بنا سازد اولاً
در خیال خود صورۃ آنرا بہ تفصیل حیطان و سقوف و ابواب
و اساطین مقرر و معین بنماید بحیثیتی کہ ہیچ نقصانے و خللے
در آں باقی نماند و بعد ازاں آں صور خیالیہ را خواست کہ
در خارج ظاہر سازد و ظہور آں صور علمیہ در خارج بذات
خود مستحیل است چنانچہ مخفی نیست پس لا بد خشتہا و چوبہا را بلوازم
آنہا بر آں صورۃ متخیلہ ترتیب مے دہد و میگوید کہ آں خانہ کہ
من میخواستم بناء آں ہمیں است و حالانکہ آں صورت معلومہ
بدستور بذہن او قائم است و اصلاً در خارج ظہور

نخواہد گرفت لیکن درایں صورۃ غیر حقیقی موجودست کہ بصورۃ
خانہ بر آمدہ ودر ما نحن فیہ غیر منفی ست ہماں وجود بذات
خود بہ پیرایہہائے مختلف ظاہر میشود ہماں اول است با
عتبار علم و آخرست باعتبار ظہور درعین آول ست باعتبار
اطلاق و آخرست باعتبار تقیدے چشم بکشا کہ جلوۂ دلدار بر
متجلی ست از درو دیوارہٖ مافی الوجود الا عینہٗ واحد لا الہ الا ہو
ہو ہو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم الخلق معقولٌ والحق
محسوس فقد تمت ہذہ النسخۃ الشریفۃ من تصنیف قطب
وقتہ وحید عصرہ بل قدمہ علی قدم غوث الثقلین ومحبوب الالہ
مولانا وہادینا حضرت غلام قادر شاہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ
وارضاہ عن جمیع المریدین۔

تمام شد

حق حق حق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الف آپے ہی کھولکے جان میری راز عشقدا کیوں چھپاوناہیں
بھانبڑ بال کے برہوں اولڑیدا جال جال کے پھیر بجھاوناہیں
ملکھ کھول کے جگ حیران کیتو نالے آپے ہی پہ سمجھاوناہیں
ہائے کون کہے تینوں صاحبا وے صاحب ہو غلام کہاوناہیں

ماہنجہ

آپے کھولکے راز سنائی تساں وچ لوکاندے سارے
اگا پچھا کجھ نہ ڈٹھا جال دتے عشق ہلارے
اساڈے آکھے کی ہندا اڑیا اسیں بھی عشقدے مارے
ہائے غلام مرید مہراندا کیہے پائی عشق پوارے

بب برہوں نے بہت حیران کیتی مینوں مول آرام نہ آوندا ہے
لات گندیاں تاریاں بیت دی ہر دینہہ پاوندی ہونسیاں جاوندا ہے
ہائے دور نہیں تا میں ٹول لہاں وچہ سینہ دے کاتیاں لاوندا ہے
کدے مولوں ہی مارگواوندا ہے کدی موئی نوں آن جلاوندا ہے

ماہنجہ

برہوں مینوں مارگوایا تے میرا انجھہ نا رہیا
نین بھری چا پانی ڈوبے تے سینہ اگ پے بٹریا
اجے بھی برہوں خیال نہ چھڈدا میں کس بھیڑی نوں جھریا
کہے غلام مرید میراں دا جو لکھیا سو بھریا

ت تینوں ہی میں تحقیق کیتا و ہم غیر دا چا اٹھائے دتا
دن رات تیرے ول ویکھنی ہاں میں تاں ہور خیال گوائے دتا
قربان صدقڑے نہ تھوں ہاں جن پھوک حجاب جلائے دتا
جو دیکھنا سی سو دیکھیائے ذنا جو سنا ونا سی سو سنائے دتا

ماہنجہ

اکھیں کھولاں تے باہر ڈسے جاں ویٹاں وچ سینے
بہوں سنائی ہیں کملی کیتی تے ہسن بیٹھ نا بینے
ہیں تاں وچ گھر یدی ڈٹھا تے جا ندے لوک مدینے
کہے غلام فرید میراں دا وچ دلدے سبہ خزینے

ثاثابت ہو جیو جان تھوں تاں قول منتر انڈے پالنی ہاں
ہنت اوٹھ کے بیلڑے چیرنی ہاں بہ بوٹڑا بوٹڑا بھالنی ہاں
بن ویکھنے گھڑے جانیاندی ہیں تاں ہور نہ کجھ سمہالنی ہاں
ہائے پیت دی ریت اولڑی ہے پھیر پھیر جلی ہیں جالنی ہاں

ماہنجہ

بھنی بھنی ہیں تپن ونجاں تے ڈھونڈاں یار متوالا
بھا بٹربال کے وچ سینہ دے ہیں کیتا تن من کالا
بلبل طرل تے بلبل جیواں اس بہ ہونداراہ نرالا

کہے غلام مرید میراں وا بینوں اوکھارا ہ سو کھالا

حج جذب جمال محبوب دے لنے سانوں چائے کے مست الست کیتا
ملک عقل شعور دا لٹ لیتا سبہ اپنا ہی بند و بست کیتا
کنک بر مہو ندا دہائے کے آپیا و ہم غیر دا ہار کے پست کیتا
ہائے ہائے میں کجھ نہ جاندی سہال ہوئی گئی نوں پھیر کیوں ہست کیتا

ماہیخ

اکو جھاتی پائیکے اڑیا مینوں کیتا عقل شعوروں خالی
چنگ پئی وچہ چولی میری ہیں کوکاں جالی جالی -
لٹاں پٹاں تے لہوروواں جیوں رونی ہیر سیالی
کہے غلام مرید میراں دا ایہو عشق دی چالی

حج حال حقیقت دو ستا ندی توں نے آپے ہی خوب پچھا نناہیں
بن لکھیاں ہی توں تی باچناہیں بن آکھیاں ہی توں تے جانناہیں
جال بال کے حال نہ پچھناہیں جان بجھ کے ہائے رنجاننا ہیں

آپے موہ کے جیوٗ نمانڑے نوں پھیر و دنتیاں نال توں ماننا ہیں

ماہنجہ

رانجھن نال میں سُتّی آہی جاں جاگی تاں لُٹّی
چھیجوں چاک کے برہوں ستانی میں وچہ جھلاندیے سُٹّی
رات دیہیں میں پھِراں دِیوانی تے روندیاں روندیاں مُٹّھی
کہے غلام جاں رانجھن ڈٹھا تے ہیر عذابوں چھُٹّی

سا خبر کر و میرے جانیاں توں میں نے برہوں ستائی نے مار سٹّی
میں تے نہ لوں کجھ نہ جاندی ساں تساں اچن اچیتڑی آن لُٹّی
ہن سِکدیاں جگ بیت گئی ہائے روندیاں روندیاں بہت مُٹّھی
کوئی جائے کہو میری جانیاں نوں راہ دیکھدیاں میری جند مُٹّھی

ماہنجہ

میں کی آکھاں اوہ آپے جانے جن لائی برہوں چاتی
تن من بال کے کولے کیتا تے اجے بھی اک نچاتی

ایہہ جا بولن دی ناہیں اڑیا اتھے جل بل لئے چھاتی
کہے غلام ایہہ سوئی جانے جس لگے برہوں دی کاتی

ڈال دور نہیں تا ہیں ڈھونڈ بیہاں توں تے پاسی ہی مول ندساہیں
کئی بھیس وٹا کے آونا ہیں چھپ لک کے جیوڑا کسنا ہیں -
کوہ موہ کے جیو نمانڑے نوں پھیر سینہ دبوچ ہی وسنا ہیں
ہائے مہر نہیں تینوں سجنا وے کدی گھونگٹ کھول نہ ہسنا ہیں

ماہنجہ

ہائے ہائے کی آکھاں اڑیا ایہہ گل آکھن دی ناہیں
وچ سینہ دے بھانبڑ بلدے تے نکلن ٹھنڈیاں آہیں
دلبر تیرا وچ دل دے وسے توں باہر لہیں سوا ہیں
کہے غلام مرید میراں دا بن رانجھن نجمہ ناہیں

ذال ذکر تساڈرے نام دی جی میں نت رات دہیں پئی بولنی ہاں
لکھ لکھ داری جند مٹھڑی نوں تیرے مٹھڑے نام تھوں گھولنی ہاں

باجھ ویکھنے مکھ تساڈڑے وے نین تاں اکھیاں مول نہ کھولنی ہاں
تینوں ویکھنی ہاں تینوں جاننی ہاں تینوں بولنی ہاں تینوں ٹولنی ہاں

ماہنجہ

یاد تساڈی میرے دل وچہ وسے مینوں دوجی سرت نہ کائی
پتدیاں پتیاں ہیں مر چکی تساں جھاتی اک نہ پائی
راہ تساڈا میں ملکے بیٹھی تے اکھیاں تاڑی لائی
کہے غلام میں مرساں ایتھے تارا انجمن وچہ دیکھائی

زار روندیاں روندیاں عمر گئی اجے اکھیاں یار نہ آوندیاں ہیں
پیت لا ٹیکے نال گما نیاندڑے وہیں راتی ہی نیر وہاوندیاں ہیں
انگیارے وانگوں لعل ہوئے گئے جی رو رو کے اگ بجھاوندیاں ہیں
وہدی عشق دے مول نہ بجھدی ہیں پھیرا پتا ہی کیتا یاوندیاں ہیں

ماہنجہ

روندیاں روندیاں تن من کھویا تے اجے بھی یار نہ ڈٹھا

برہوں قصائی تے جیو نمانا ویہہ تتاں گل گٹھا۔
اچن اچیتے پا ئے پھلاوہ اس ظالم نے مٹھا۔
کہے غلام حسن ملسی رانجھن جاں شاہ جیلانی ٹٹھا

زر زور نہیں جیندوں چلیندا راہ عشق دا بہت اولڑا ہے۔
نالے کالڑی رات ڈراونی ہے وچہ بیلڑے جیو اکلڑا ہے
اوکھی ویلڑے دا کوئی یار ناہیں ہتھ وچہ نہ ملسے دا چھلڑا ہے
جیو وتیاں ہی بن آوندی ہے جیو وتیاں کم سولڑا ہے۔

ماہیا

ہیں ہاں ہینی نہت دی ٹھٹی تے برہوں بہت ستایا
راہ اوتنے تے پیر نہ چلے یوہ ترناں جیو نماناں
ناہیں اگے تے ناہیں پچھے ناکجھ زور رہتاناں
کہے غلام حسن نام میراندی ساڈا ناہیں تھاں ٹکاناں

تس سینہ دیوچہ پیار وسداہے توں نے آکھ جیا کیوں رونا ہیں

مُٹھ لگ کے آپے ہی دو تیاں دے نِت رو لہو مکھ دھوتا ہیں
اکھیں کھول کے مول نہ ویکھدا ہیں کس نال وہیں راتیں سونا ہیں
توں تے ہور پیا تیرا ہور نا ہیں ایویں اپنے آپ نوں کھونا ہیں

ماہنجہ

آپے ہیر تے آپے رانجھن آپے جیونوں سلّے
آپے چھیں تے آپے ماہی آپے جھل ادّلّے
آپے جھنگ تے تخت ہزارا آپے بیلے ملّے
کہے غلام ایہہ سوئی جانے جِن پکڑے میراندی پلّے

شش شوق تساڈڑے لٹی ہاں ہین رات دہیں تساں نوں ہی سیونی ہاں
رُت بیٹھ کے نِت میں اکھیاں تھوں بھر پریم پیالڑے پیونی ہاں
چولا پھاڑ کے ننگ ناموس والا کدی بیٹھ کے مول نہ سیونی ہاں
تیرے باجھ نہ کجھ سنبھالنی ہاں تیرے دیکھنے باجھ نہ جیونی ہاں

ماہنجہ

سُرمہ عشقدا پائیکے اکھیں کیتیاں تیز نگاہیں
بن دلبر دے کجھ نا ڈٹھا کی جھیں کی ماہیں -
آپے عشق پواڑے پائے وچہ ہیر تے رانجھن ناہیں
کہے غلام مرید میراندا توں پورا سمجھ کداہیں

عشق صبر نہیں انہاں اکھیاں نوں سنتیاں جاگدیاں پیاں جلیدیاں ہیر
باجہ ویکھنے مکھڑے جانیاں دے کسی ویلڑے مول نہ ٹھلدیاں ہیں
راہ ملکے یار دے آونے دا تاڑی لائیکے مول نہ ہلدیاں ہیں
آپے لائیکے پیت اولڑی نوں میری جیو نمانے نوں سلدیاں ہیں

ماہنجہ

صبر تے عشق کی لگے اڑیا جیں گھر عشق دا پھیرا
تڑپھن نین جلن تے رودن کیتا اوتھے ڈیرا
عاشق دا کم جلن ہمیشہ ناکجھ جھگڑا جھیڑا
کہے غلام ایہہ سوئی جانے جنوں پایا عشقنے گھیرا

ضؔ ضابطہ عشقدا جالنا ہے کٹی تیرے جیہے جال بال سٹے
توں تے کہڑے باغدی مولڑی ہیں تیتوں وڈے وڈیلڑی گال سٹے
گھول گھول سٹی برہوں تیرے او توں تدہ مار تمام خیال سٹے
پھوک پھاک کے جند نمانڑی نوں سروں جک دگاہ جنجال سٹے

ماہنجہ

عشق کماون تے جیو چراون کدی دی راس نہ آوے
پہلوں جال کے جیو تیر بیٹوں برہوں اگ لگاوے
توں ہیں کہڑے باغدی مولی عشق وڈیاں نوں ڈھیہ پاوے
کہے غلام حسن جیو گھما ہا سوئی عشق کماوے

طؔ طور نہیں میرے جیو نے دا انت گیا دینوں لیسیں لاوندی ہو
حال دیکھکے مول نہ چھپدی ہو پھر مٹھیاں لوں سہاوندے ہو
نال دوتیاں دے پہہ مسدی ہو اساں دیکھدیاں شرماوندی ہو
وہیں تکدی ہاں راتیں سکتی ہاں ہائے ہائے کدی نہیں آوندے ہو

ماہنجھ

عاشق دا کی جیون اڑیا جس تن ہے جیو ناہیں
دیکھے ناتھہ تے اگیں جلدا مردا دیکھدیاں ناہیں
پلپل مرے تے پلپل جیوے کٹھیا تیر لگا ہیں
کہے غلام نت جلدی عاشق جیوں ڈدن لگاناہیں

ظاہر ہو ٹیکے چھپناہیں تیریاں لٹکاں دا کجھ بیان ناہیں
کدی چھپ کے کدی دیکھاؤناہیں تیری شان دا کجھ نشان ناہیں
بن دیکھنے بیں جل بجھنی ہاں دیکھنے وی رہے حیان ناہیں
تہندی سکھ نہیں تتی چین نہیں را دن تمدا ہائے آسمان ناہیں

ماہنجھ

ڈھونڈدیاں ہیں عمر گوائی تُدں سی اگے حاضر
چھپ کے آپے مکھ دیکھادیں تے چھپیں ہے کے ظاہر
حسرت پٹی پیلے معلم ہویا تول سی اندر باہر —

کہے غلام ہیوں آپ دیکھایا سید عبد القادر

ع عین کھو موے غیر نہیں وہم عین توں غیر کہا وندا ہے
اس ویری نوں مار کے دور کرو ونت کوڑی کہانی سنا وندا ہے
اکھیں کھول کے اساں تحقیق کیتا اک ہو ئیکے دو دیکھا وندا ہے
اک حرف پریہدا اسکہ لیو نہہ یار دا یار ملا وندا ہے

ماہنجہ

آپے ہیر تے آپے رانجھا آپے سسی پنوں
آپے یوسف آپے زلیخا آپے لیلی مجنوں
آپے بھیس وٹا کے آوے تے لاوے ہیتوں تنوں
کہے غلام تسیں اکو دیکھو ناں دو ٹیرے وانگوں

غ غور کرو وچہ اپنے ہی یار وچہ تساڈڑے وسدا ہے
تسیں جنگلیں جائیکے ڈہونڈ دے ہو وچہ سینہ دی بیٹھا اوہ ہسدا ہے
وار وار رسُٹی پیا اپنے تہوں راہ اپنا آپ ہی دسدا ہے

میں تاں دیکھ لیا تسیں دیکھ لیو روم روم دیو چہ اوہ وسدا ہے

ماہنجہ

وچہ جھلاں دے رانجھن ڈھونڈیں تے ماریں ٹھنڈیاں آہیں
اوجھڑ اوجھڑ پھریں دیوانہ سمجھ ناداں کدائیں
اندر وڑ کے ویہہ ٹٹولا تے رانجھن دیکھ آتا ہیں
کہے غلام مرید میراں دا او ہو ہے توں ناہیں

ق فرد کیتی نہ یار دے نے باجھ یار دے کجھ سنجانتی ہاں
کھڑی کو کدی ہاں ئپی بولنی ہاں وہیں دیکھنی ہاں راتیں جاگتی ہاں
میں تاں یار تھوں مول نہ بھلنی ہاں لکھاں بھیساں وچہ پچھانتی ہاں
نالے دیکھنی ہاں نالے بجھنی ہاں بجھ بجھ کے جیو رنجانتی ہاں

ماہنجہ

عشق تساڈے بینوں محرم کیتا تے رہیا نا کجھ پردا
مکھ دیکھا کے رانجھن والا بینوں کیتا چا کے پردا

بن رانجھن ہیں کجھ ناں ڈِٹھا تے ناں کجھ تینوں سردا
کہے غلام بن عاشق ہویاں واقف ناہیں گھر دا

ق قاعدہ عشق دا جا لنا ہے میرے یار دی کجھ تقصیر نہیں
کچے عشق تے خوب پکاونے نوں بن جالنے کوئی تدبیر نہیں
برہوں جال کے پیو ملا دیندا ہے ایتھے ڈنڈ یاری کھنڈ تے کھیر نہیں
جس لگدی ہے سوئی جاندا ہے بن گھاء لگے ہاے پیڑ نہیں

ماہنجہ

خام نوں برہوں آپ پکاوے اگیں دیوچ سینے
پہلے چھلکے پھوک جلاوے سارے کبر تے کینے
اکھیں کھول کے پیو دکھاوے جے سوہون نابینے
کہے غلام بن نہ ڈھہوئی کیہا پاک بنی نے

کاف کون ہیں توں کی ڈھونڈدا ہیں کدی اپنا آپ پچھان میاں
کلمہ سکھ کے پاک رسول والا جیو جان نوں وار کے جان میاں

راز عشق دا کھل عیاں ہویا توں تے اکھیاں کھول سیاں میاں
آپے اپنے آپ نوں ڈھونڈ دا ہیں توں تے کوئی نہیں درمیان میاں

ماہنجہ

دہیں روزہ تے راتیں جاگیں رد رد جلی پا ویں
فکر دھیان تے ذکر تصور ہر دم پیا کما ویں ..
کدی سنجاتا کون ہیں اڑیا تے کستوں اٹھ دہیا ویں
ہے غلام بن مرشد سچے توں ایویں عمر گواویں

لام لگ کے بہاء پریدی تے بھانبڑ بال کے جیو جلا دتا
جال بال کے جیو تماشڑے نوں پھیر واؤ دے وچہ اڈوا دتا
ساری عمر دے جھگڑیاں جھیڑیاں نوں اک گھڑی دلو چہ مکا دتا
لکھ شکر کراں نہہ اپنے ہتھوں جیو مار کے پیو ملا دتا ۔

ماہنجہ

جس دل برہوں پھیرا پاوے ہلوں پھوک جلاوے

وہم خیال نوں ہول بھڈی تے نام نشان گواوے
اکھیں کھول کے پیو دیکھاوی تے راز تمام سناوے
کہے غلام بن عشقدی اڈریا ساڈے جھگڑے کون مکاوے

میم مست جمال محبوب دے لوں باجہ پیو دے کجھ نہ سجھدا ہے
ستیاں جاگدیاں مویاں جیوندیاں نوں بن یار دے کجھ نہ بجھدا ہے
ڈھنگ برہوندا بہت ادلڑا ہے نالے دیکھدا ہے نالے پچھدا ہے
وھدے اگ دے سبھ جل بجھدی ہیں دھدا عشقدا مول نہ بجھدا ہے

ماہنجہ

زمین زماں تھوں اگے عاشق مست جمال دا آہے
بن محبوب دے کجھ نا دیکھن ایہہ کیہے پیا ہے پا ہے
دنیا عقبے تھوں باہر دسن نا ٹوٹے نالا ہے
کہے غلام مرید میراں وارب دیو جس چاہے

ن نہ نے مارگوا سٹی پئی کونج وانگوں کرلا دنی ہال

کدی چھپ کے مکھ دیکھاوندا ہے کدی دیکھدیاں مرجاونی ہاں
اک یار وی بے پرواہیا ندا دوجا دوتیاں دا غم کھاونی ہاں
میرے جیو بنید انکجھ ڈھنگ نہیں ہس ہس کے جیو گھماونی ہاں

ماہنجہ

عشق تھوں سہور وندی آہے کیا وڈے کیا چھوٹے
جیو نوں مار کے پرزے کر واتے تن دی ٹوٹے ٹوٹے
دین دُنی تھوں باہر سٹے برہوں بہلی چوٹے
کہے غلام مرید میراندا ایتھے جانیاں ون کھوٹے

وصل فراق تھوں چھٹی ہاں میں مینوں پیو نے آپ سنبھال لیا
باہوں پکڑ کے آپ ہی چک لیا پاس اپنے جاء بہال لیا
اکو جھاتڑی پا کے جانیاں نے ترت پھُرت ہی جاں قمال لیا
نالے ہوش لیا نالے ہوش لیا نالے ذوق لیا نالے حال لیا

ماہنجہ

وصل فراق دا کھاتو نہ اٹھیا جتھے عاشق وسدے
نا اوہ مرن تے نا اوہ جیون نا روندے نا ہسدے
نام نشان تھوں فارغ ہوئے تے حال مقام نہ کہندے
کہے غلام حسن عاشق ہویاں عاشق مول نہ دسدے

ہجر فراق دا کھاتو نہیں تسیں وہم سنے جا خراب کیتے
اکھیں کھول کے مول نہ ڈیکھدی ہو ایویں روٹھکے دل بیتاب کیتے
او ہو دسدا اپنی جیہڑی دیکھدے ہو تساں عقل وچ ہو حساب کیتے
آپے آپ بیان اسرار دے جی سارے کھول کے وچ کتاب کیتے

ماہیا

وحدت رنگ سر جیہڑے ڈبے اوہ ہجر فراقوں چھٹے
جیوں قطرہ وچ دریا دے اڑیا آپے نا ہٹے
تسیں تے سمجھے ذاتی آہے پر وہم خیال نے سٹے
کہے غلام مرید میراں دا موہنہ جیہے کوڑ نکھٹے

لام لائیکے لا سینہ صاف کرو الا اللہ دا فیض کمال ویکھو
وچہ ذات حبیب رسول دے جی الا اللہ دا حسن جمال ویکھو
انا احمد بلا میم سنو ذات حق دی نوں فی الحال ویکھو
باجہ ذات محمد دے ہور نہیں ماضی حال تے استقبال ویکھو

ماہیا

لا الہ دا جھاڑو دیکے سینہ صاف بنا لو
الا اللہ دا ذکر تصور دل دچہ خوب ٹکا لو
پاک رسول محمد ہنو تے بلبل بسیس تواڈو
تسی غلام حسن دیاں سکھیاں لبھسی ہوی کدی شاہ ڈو

الف آ نیکے شاہ بغداد دے جی میرے ونگڑے راہ آسان کیتے
سارے وہم خیال اٹھا دتے پاس بیٹھ کے بھیدیاں کیتے
اکھیں کھول کے ہو دیکھائے دتا سبھ راز نہاں عیاں کیتے
گھول گھول گھتی فاضل شاہ اوتوں جنہے واسطے ایڈا احسان کیتے

ماہنجہ

اللہ والی تے محمدؐ والی میرا غوث الاعظم والی
ٹھار بگئی دلگیری بینوں ہوئی بہت خوشحالی
کھیڈ دیاں کھیڈ دیاں سجن میرے دتی آن وکھالی
کہے غلام مرید میراں دامیں سُنی پائی نہالی

ہی یار ملیا مینوں دہا ٹیکے جی وچوں او ٹھ حجاب تمام گیا۔
سب فکر بیان تمام ہوئے ذوق شوق تے حال مقام گیا
اکھیں ٹھنڈیاں تے سینہ سرد ہویا منڈہوں ہجر فراق دا نام گیا
ہن ہور نہ کجھ سماوندا ہے صاحب دیکھدیاں ہی غلام گیا

ماہنجہ

سجن مینوں سد کے آپے اپنے کول بہایا
لُکل دیو چہ لیکے مینوں پھر گھٹ کے سینے لایا

مکھ شہانہ سورج جیہا گھونگٹ کھول وکھایا
گیا غلام مونہہ ویکھدیاں جیوں سورج ڈٹھیا سایا

تمام شد

مناقب شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب دیکھو نور محمدؐ کا سب دیکھو نور محمدؐ کا
سب بیچ ظہور محمدؐ کا سب دیکھو نور محمدؐ کا

وہ نقطہ علم ازل کا ہے وہ ہر اول کا اول ہے
وہ ہر مجمل کا مجمل ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا

وہ منشا سب اسما کا ہے وہ مصدر سب اشیا کا ہے
وہ سرّ ظہور و خفا کا ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں اسم صفت موں ظاہر ہے کہیں اسم صفت موں ساتر ہے
کہیں بھتر ہے کہیں باہر ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا

وہ غیب سوں آ عیاں ہویا وہ علم موں جا نہاں ہویا
پھر عین موں آ اکوان ہویا سب دیکھو نور محمدؐ کا

وہ باطن ہو مستور ہو یا وہ ظاہر ہو مشہور ہو یا
وہ ناظر ہو منظور ہو یا سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں روح و مثال کہایا ہے کہیں جسم موں آسمایا ہے
کیا حسن جمال دیکھایا ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں آدم ہو مشہود ہو یا منظور ہو یا مسجود ہو یا
کہیں ہو کر نوح نمود ہو یا سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں ابراہیم خلیل ہو یا سب جگ کا آپ دلیل ہو یا
کہیں صادق اسماعیل ہو یا سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں یوسف ہو محبوب ہو یا کہیں عاشق ہو یعقوب ہو یا
کہیں صابر ہو ایوب ہو یا سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں موسیٰ ہو کلیم ہو یا سن راز قدیم علیم ہو یا
کہیں ہارون ہو ندیم ہو یا سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں نور ہو یا کہیں طور ہو یا کہیں ارنی کو مخمور ہو یا

کہیں جلکر چکنا چور ہوا محبوب دیکھو نور محمدؐ کا
کہیں کلمہ حق کا روح اللہ کہیں ذبیح بھنگوڑے عبداللہ
سبحان اللہ سبحان اللہ سب دیکھو نور محمدؐ کا
کہیں آپ حبیب رسول ہوا کہیں اسد اللہ مقبول ہوا
کہیں حسن حسین بتول ہوا سب دیکھو نور محمدؐ کا
کہیں اول ہے کہیں آخر ہے کہیں باطن ہے کہیں ظاہر ہے
کہیں سید عبدالقادر ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا
کہیں سالک ہے مجذوب کہیں کہیں عاشق ہے محبوب کہیں
کہیں طالب ہے مطلوب کہیں سب دیکھو نور محمدؐ کا
کہیں شمع کہیں پروانہ ہے کہیں دانا کہیں دیوانہ ہے
کہیں یار کہیں بیگانہ ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا
کہیں زاہد مومن کہتے ہیں کہیں شیخ برہمن کہتے ہیں
کہیں میتا دشمن کہتے ہیں سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں درد کہیں درما[illegible] کہیں وصل کہیں ہجراں ہویا
کہیں جنت کہیں نیراں ہویا سب دیکھو نور محمدؐ کا

وہ آپ ہی آپ عیاں ہویا سب کثرت کا ساماں ہویا
ہر شان موں وہ ہر شان ہویا سب دیکھو نور محمدؐ کا

کہیں غوث تمام کہایا ہے کہیں مولا نام دھرایا ہے
کہیں عبد و غلام کہایا ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا

جن راز حقیقت بوجھا ہے سب جان پچھان کے سوجھا ہے
وہ آپ ہی آپ نہ دوجا ہے سب دیکھو نور محمدؐ کا

تمام شد

اعلان مغرب

بخدمت ارباب ناظرین التماس ہے کہ ارادتمندان طریقہ قادریہ عالیہ فاضلیہ کو اشتیاق طبع ہونے کتاب رمز العشق و بایدد انست و سہ حرفی ماہنچہ و مناقب شریف تصنیف جناب حضرت قدوۃ المحققین زبدۃ الواصلین عارف کامل واصل محقق متمکن اریکہ تمکین ہادی الے اللہ زبدہ اہل اللہ حضرت غلام قادر شاہ صاحب خلعت و خلیفہ جناب نائب سید محی الدین حضرت ابوالفرح محمد فاضل الدین قادری قدس اللہ اسرارہما بٹالوی کا تھا۔ اس خاکسار نے کتاب ہائے مذکورہ کے طبع کرانے کے لئے جناب حضرت میاں سید نذر محی الدین صاحب سجادہ نشین دربار قادریہ عالیہ فاضلیہ رئیس بٹالہ شریف سے اجازت لے کر طبع کرائی ہیں۔ کوئی صاحب بلا اجازت حضرت موصوف قصد طبع نہ کریں۔ جس قدر نسخہ مطلوب ہوں خاکسار سے بقیمت طلب کریں +

المشتہر

محمد امین خاں برکی سکنہ بستی غنداں ضلع جالندھر

(پنجاب)

سی حرفی

تصنیف حضرت عارف ربانی شیخ عبد الرسول صاحب
قدس اللہ سرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الف آپ کوں خوب پچھان
یہی معرفت یہی گیان -
یہ باتیں کچھ حاصل ناہیں
کیوں توں وڈیں ملیں ہیں

توہیں صاحب توں سلطان
جیوں جانے تیوں آپاں جان
ناکر جیہڑے سمجھ کداہیں
دیکھ الکھ کوں کہہ کے ناہیں

تے تحقیق جس آپ کو کینا
سو پچھاتاں اور سرو بنا
ثے ثابت کر گیان بچار
وفی انفسکم خوب شروار د
جیم جگت موں ہی جگ دیس
گور کر پاکی ناہیں ریس
حے حیاتی پاوے سو
چودہیں طبقیں پرگھٹ ہو
خے خودی جب سوجھی پاوے
ظاہر باطن آپ کہاوے
دال دلیل اور ہادی آپ
آپ ہی مالا آپ ہی جاپ
ذال ذکر کو ہت چت لا

رے ربیت آسی نے چینا
اپنے آپ کو آپ ہے بینا
برہموں اگن سیں دہتا جاور
کہہ ہر تسبیں کہاں نیارد
دہتا دانہ لنکا پیس
وہ جانے جو دیوے سیس
خودی گواوے خود ہی ہو
آپے آپ نا دوجا کو
خود ہی ہو وے خودی بھلاوے
سبہ بیں جائیں آپ سماوے
آپے مائی آپے باپ
آپ ہی پن اور آپ ہی پاپ
سمرت سمرت آپ بہولا

سن ہوئے ...
ز رب دی توں ...
جتنوں جاویں اُس دا در
زے ز ہدا اپنے پرمان نہ کر
ایک ہی دیکھہ اور ایک ہی بھیڑ
سین سوہنا سندر پیو
جیسا رچیچ دہی موں گھیو
شین شہد اور مکھی ایک
راوی کھوں بنسترڈ ایک
صواد صدا کا توں منوالا
توں ہیں خیری توں ہیں لالا
ضواد ضود تم آپ بھلاؤ
جوگی ہو کے جگت کماؤ

باقی کیا بچہ آپ خو ...
یا ...
وکامن دا بت سوہجہ مگر
غیرت اُس غیوروں ڈر
مکت لوریں تاں جیوت مر
ایسا وسے ہمارے جیو
سمجھ پیالہ بھر بھر پیو-
وہی ایک سو بھیا انیک
جتنوں جانواں تیرے ٹیک
توں ہیں بین بجاون والا
توں ہیں پات اور توں ہی ڈالا
پھوز گو فاموں آسن لاؤ
تب جا انہد ناد بجاؤ

طق جب آپ کو کینٹ پہچان
گیا نا [illegible] ہو دھروان
قبلے ظاہر اور باطن پیارا
دیکھا جانان خوب پچارا
عین عنایت جب گور کینی
یس توں جی جح کون کینی
غین غور کرو تم گھر کے اندر
ساجن ہے تمہارے مندر
فے فقر کا پھندا تیز سے
انکھیاں کھول پیارے میری
قاف قرب اور بعد کیا ہے
عشق اللہ تو ہی صدا ہے
کاف کنت جب مخفی بولا

ب بیت اسم نے [illegible] مان
آپ کیان اور آپ ہی دھیان
نرگن سرگن او انکارا
کس لیشا وہ ایرا یارا
اپنے تن کی سدہ بدہ دینی
جب اوہ خودی خدا کی چھینی
کیوں تم جاؤ صورت مندر
یوں کہتے ہیں شاہ قلندر
جسنوں ڈھونڈیں گھر بیچ گھیرے
کہیں نری ہم کس کے ڈیرے
جسنوں ڈھونڈیں کہاں چلا ہے
پر گھٹ آؤ گھر کھولا پڑا ہے
مخفی اقرب کا اسم کھولا

سمجھ بوجھ یہ رستہ
شبنم مروت کی گت مان
کیوں نا سمرس سے بھگوان
نوتن نہ کوئی ثانی اُس دا
پھر ہم مٹاوے مرشد جیس دا
دا آ وحدت سر غوطہ کھا
تحت فوق سبھ نیر دا
پہنچے ہادی کی چرنی لاگ
تاں توں سنے اگم کا راگ
لام لاگ کی سن توں بات
بیل دوئی کی سنگلی کاٹ

احسان کا ...
جس تدھ کیتا یہ سامان
بھنگا ہے جس دو بچا دسدا
ہو جاوے وہ سونا جیسدا
تد ہوئے کے جسم سما
توہیں موج توہیں دریا
سرت سنبھال اور غفلت تیاگ
پرگٹ او گھڑیں تیرے بھاگ
ٹھل ہنا وحدت کی گھاٹ
جیسا ٹھل تیسا ٹاٹ

...ا جـ ا...

... یا | | لمن الملک ... دا مان لا...

تمام شد

~~۳۰۱۵~~

۲۰۱